دینی پروگرامز میں موسیقی کا حکم اور اس کا جائز متبادل

Order of music in religious programs and its legitimate alternative

قاسم منصور*

ڈاکٹر زبیر اشرف عثمانی**

ABSTRACT:

Music and the instruments used for it are forbidden clearly in Quran and Sunnah. The Prophet Muhammad SAW warned us about its punishment in hereafter. Along with it due to its attraction to human's interests, Music is often added to various programs. Besides listening it in songs, it is used as background in various audios and videos. The aim of this background music is to make the program more effective and attractive to the audience. As nowadays TV and Radio are also being used as means of preaching Islam, especially in the current age of social media many web and social media channels have been emerged to propagate Islam. One of the main problems been faced by these channels is forbidden of music in Islam, due to which the public does not take enough interest in them as compared to other entertainment channels. In this paper after discussing shariah status of Music I have tried to come up with various alternate ways to make the religious and Islamic Programs more attractive and effective to the people.

Keywords: Music, audio, video, alternate of music, Shari'ah.

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوتِ گویائی دے کر تمام مخلوقات پر اسے برتری دی۔اسی قوتِ گویائی کی وجہ سے وہ اپنی بات اور اپنا اظہار مافی الضمیر اوروں تک بآسانی پہنچا لیتا ہے۔اس آواز میں اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے اثرات پوشیدہ رکھی ہیں۔لہجے کے اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں بات میں ایک خاص وزن اور تاثیر پیدا ہوتا ہے۔مختلف الفاظ اور آوازوں کو ایک خاص وزن سے ڈھالنے اور اسے ترنم سے ادا کرنے کے نتیجے میں جادو کی سی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔اسی سوچ نے انسان کو رفتہ رفتہ نغمے گانے اور سننے کی طرف مائل کیا۔مزید ترقی کے نتیجے میں پیشہ ور مغنیات (گانا گانے والیاں) وجود میں آئی۔ رفتہ رفتہ آوازوں کے سُروں میں موسیقی کے مختلف آلات شامل ہوئے۔جن میں روز بروز ترقی آتی گئی۔لہو لعب، موسیقی اور گانے بجانے کیلئے آج سیکڑوں آلات و اوزار وجود میں آچکے ہیں۔

موسیقی کی تعریف:

موسیقی یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا اطلاق گانے بجانے کی آواز سے متعلق فن پر ہوتا ہے [1]۔یہ اصطلاح میں اس فن کو کہتے

*Research Scholar, Department of Qura'an and Sunnah, University of Karachi.
Email: qmansoorali@gmail.com

**Ustad-ul-Hadees, Jamia Dar-ul-Uloom, Karachi.

ہیں جس سے گانا گانے کے احوال، اُس کی کیفیت، لہجہ اور اس کے آلات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے: "علم يعرف منه احوال النغم والايقاعات وكيفية تاليف اللحون وايجاد الالات۔"[2]

غناء(گانا) کی تعریف:

غنا موزون اور ہم وزن کلام کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے کو کہتے ہیں۔ یہ موسیقی کے آلات کیساتھ ہوتا ہے۔[3] غناء کی تعریف کرتے ہوئے علامہ ابنِ خلدون فرماتے ہیں کہ اشعار کو سُر اور لحن کیساتھ پڑھنے کو گانا کہتے ہیں اس میں ہر جھٹکے سے ایک خاص آواز اور لہر پیدا ہوتی ہے اور مختلف لہریں مل کر ایسی کیفیت کا سما پیدا کر دیتے ہیں کہ جس سے سامعین وجد میں آجاتے ہیں اور انہیں مزہ آنے لگتا ہے۔[4]

موسیقی کیلئے رائج اشیاء کی ساخت:

علامہ ابنِ خلدون نے موسیقی کیلئے رائج اشیاء کی ساخت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان میں سے بعض چیزوں کو اس طریقے سے بنایا گیا ہے جن میں سانس پھونکنے سے ایک خوبصورت آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہ اندر سے کھوکھلی ہوتی ہیں اور باہر سے اس میں تین چار سوراخیں ہوتی ہیں۔ جن میں سانس پھونکنے اور ایک خاص ترتیب سے ان پر انگلیاں رکھنے اور اٹھانے سے ایک خاص اور سُریلی آواز پیدا ہوتی ہے۔ "اس کی مثال نفیر اور بانسری ہے" بعض آلات انسری سے بڑے ہوتے ہیں، جیسے بوق۔ اسے اردو میں بگل کہا جاتا ہے۔ جس کا ایک سرا چھوٹا اور دوسرا کافی بڑا ہوتا ہے۔ چھوٹی جانب کو منہ میں رکھا جاتا ہے اور اس میں پھونک ماری جاتی ہے جس سے ایک گونج دار اور خوبصورت صوتی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض آلات میں تار فٹ کئے گئے ہوتے ہیں جن کے ساتھ مختلف گھنٹیاں بھی بندھی رہتی ہیں ان تاروں کو ایک خاص تناسب اور ترتیب سے چھیڑنے سے ایک نرم اور مترنُم آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثال باجے وغیرہ۔[5]

موسیقی کے بارے میں قرآنی آیات:

موسیقی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم و يتخذ ها هُذواً۔ اُلٰئك لهم عذاب مهين[6]

ترجمہ: اور لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو ایسی باتیں خریدتے ہیں جو اُنہیں اللہ سے غافل کرنے والی ہیں تاکہ بغیر جانے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں اور اس کی ہنسی اُڑائیں۔ ایسے لوگوں کیلئے ذلّت کی سزا ہے۔

واستفزز من استطعت منهم بصوتك[7]

ترجمہ: ان میں سے جس پر آپ کا بس چلے اپنی آواز کے ذریعے حق راہ سے ہٹادے۔

افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون وانتم سامدون۔[8]

ترجمہ: کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے اس سے ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم گانا گاتے ہو۔

اس آیت میں لفظ سمود آیا ہے۔ جس کے بارے میں لسان العرب میں ہے کہ اس سے گانا مراد ہے۔ یہ خمیری لُغت میں گانے کو کہتے ہیں۔امام ترمذیؒ ایک حدیث نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

عن عمران بن حصين رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من هذه الامة خسف و مسخ وقذف فقال رجل من المسلمين يارسول الله ومتىٰ ذالك؟ قال اذاظهرت القِيان ولمعازف وشرِبتِ الخمور۔[9]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں بھی زمین دھنسنے، صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے گا اور شرابیں کثرت سے پی جانے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؒ سے روایت ہے کی مجھے زید ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو جائز اور حلال قرار دیں گے۔ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ شراب پییں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ان کے سروں پر ناچ گانے ہوں گے۔اللہ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں گے۔اور ان میں سے بعض بندر اور خنازیر بن جائیں گے[10]۔اس حدیث میں معازف (آلات موسیقی) کو شراب، زنا اور ریشم کے ساتھ ذکر کر کے معلوم ہوا کہ یہ سب حرمت میں برابر ہیں۔ جس طرح شراب اور زنا حرام ہے اس طرح تمام اقسام کے آلاتِ موسیقی حرام ہیں۔اور جس طرح شراب اور زنا کو جائز قرار نہیں دیا جاسکتا اسی طرح موسیقی کو بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

موسیقی کا متبادل:

دعوت کی غرض سے مستقل ٹی وی چینل کھولنے ایک بڑا مسئلہ موسیقی کا پیش آتا ہے عام طور پر آج تک ٹی وی کے اسلامی استعمال پر جس قدر بحث و مباحثہ اور علمی مجادلے ہوئے ہیں وہ سب ڈیجیٹل تصویر سے متعلق ہیں۔ٹی وی اور موسیقی کے متبادل پر کم از کم میرے علم کے مطابق اب تک اس طرح کا کوئی علمی مباحثہ یا مناقشہ نہیں ہوا ہے۔ ظاہری لحاظ سے ہمارے علماء موسیقی کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور اسے غلط اور گناہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس میں حدِ فاصل کی وضاحت بہت مشکل ہے کیونکہ ایک طرف ترنم سے اشعار پڑھنے کی اسلام میں اجازت ہے۔ شادی اور خوشی کے موقع پر دف بجانے تک کی اجازت دی گئی ہے۔ دوسری طرف گانا گانے اور کسی آلے کے ذریعے آواز میں خوبصورتی پیدا کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔اس حدِ فاصل کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے آج امت کا ایک بڑا طبقہ اس موسیقی اور گانے کے گناہ میں شامل ہو رہا ہے۔ کمپیوٹر کی آمد کے بعد مزید پیچیدگی پیدا ہوئی کیونکہ اس کے ذریعے آواز کو نرم و ملائم بھی بنایا جاسکتا ہے اس میں مختلف صوتی اثرات کے ذریعے آواز کو اس قدر خوش الحان بنایا جاتا ہے کہ اس کے سننے سے معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ آلات موسیقی کے ذریعے گایا گیا ہے یا بغیر آلاتِ موسیقی۔

ٹی وی کے باب میں موسیقی کو زیرِبحث لانے کی ضرورت:

ٹی وی کے باب میں تصویر پر بحث کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن موسیقی کو زیرِبحث لانے کی ضرورت کیا ہے۔ کیونکہ موسیقی کے بغیر بھی تو چینل چل سکتا ہے۔اس میں ہم مختلف علماءِ کرام کے بیانات بھی نشر کر سکتے ہیں اور موسیقی سے پاک دیگر خالص پروگرامات بھی پیش کر سکتے ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ موسیقی کا بنیادی مقصد دلچسپی پیدا کرنا، سامعین کی توجہ اپنی طرف مرکوز رکھنااور اپنی بات میں اثر پیدا کرنا ہے۔ اگر موسیقی کو ہم یکسر نظرانداز کر دے تو اسلامی چینل ایک خشک چینل بنے گااور لوگ اس میں کوئی دلچسپی نہیں لیں گے۔اس لئے اس کا متبادل تلاش کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسلامی چینل دیگر تفریحی چینل کے مقابلہ میں ایک سنجیدہ چینل ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ اگر اس پر پیش کیے جانے والے پروگرامات سادہ انسانی آوازوں پر مشتمل ہو تو ان کا حلقہ نہایت محدود ہو گا۔ان میں سامعین اور ناظرین دلچسپی نہیں لیں گے اور یوں دعوت دینے کا بنیادی مقصد (زیادہ لوگوں تک اس کی رسائی) بہت دیر سے حاصل ہو سکے گا۔ دوسری طرف اگر موسیقی کی جائز صورتوں سے ہم استفادہ کریں اور انہیں اپنے پروگرامات اور بیانات کے بیک گراؤنڈ میں چلائیں تو ہمارا حلقہ وسیع ہو گا۔ ہماری آواز زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے گی،اور لوگ ہماری بات خوشی اور دلچسپی سے سُنیں گے۔ نتیجۃً جو کام ہم سالوں میں کر سکتے ہیں وہ مہینوں میں سمیٹ لیں گے اور مہینوں کا کام چند دنوں میں مکمل ہو گا۔اس سے دعوت کے کام میں تیزی آئے گی۔اور لوگ ہماری بات کا اثر جلدی قبول کریں گے۔

موسیقی کی صورتیں:

اسلامی چینل کے قیام میں ہم موسیقی کی صرف ان صورتوں کو لیں گے جو شرعاً جائز ہو۔ان صورتوں کو استعمال کرنے سے گریز کریں گے جو ناجائز ہو۔

آلاتِ موسیقی سے پیدا ہونے والی موسیقی:

مختلف ٹی وی پروگرامز میں دلچسپی اور کشش پیدا کرنے کے لئے مختلف آلاتِ موسیقی سے موسیقی کی مختلف دُھنیں ملائی جاتی ہیں۔اس طرح کے پروگرمز پر پروڈیوس کرنا،اِنہیں براڈکاسٹ کرنااور اِنہیں دیکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ آلاتِ موسیقی سے پیدا ہونے والی موسیقی کی حرمت پر اجماع منعقد ہے۔ آلاتِ موسیقی میں صرف دِف کی اجازت ہے۔امام قرطبیؒ،ابو طیب،ابنِ صلاح،ابنِ رجب حنبلی،ابنِ قیم،ابنِ ہیثمی سب اس کو اجماعی مسئلہ بتاتے ہیں۔[11]

ٹی وی کے دینی اور اصلاحی پروگرامز میں شامل موسیقی:

آج موسیقی کی کثرت اس قدر ہو چکی ہے کہ بے شمار دینی اور اصلاحی پروگرامز موسیقی کی آمیزش سے بھرے رہتے ہیں۔ ان پروگرامز کو بنانے والے حرام کام کا ارتکاب کرتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں البتہ ان پروگرامز کے دیکھنے اور سننے کا حکم مختلف ہے۔

دیکھنے اور سننے کا حکم:

تقوی کا تقاضا یہ ہے کہ ان پروگرامز سے بھی دور رہے۔ تاکہ گناہ کے قریب بھی نہ بھٹکے لیکن ضرورت کے تحت اِس میں اس قدر گنجائش موجود ہے کہ اس پروگرام کی آواز کو اس قدر آہستہ کر دیا جائے کہ بولنے والے کی آواز تو سنائی دے لیکن بیک گراؤنڈ میوزک کی دُھنیں سنائی نہ دے یا سنائی تو دے لیکن ان میں آہستگی کی وجہ سے موسیقی والی لذت باقی نہ رہے۔ یہ حکم بھی اُس وقت ہے جب پروگرام کی آواز کو آہستہ کرنے سے موسیقی کی آواز سنائی نہ دے سکے۔ تاہم اگر بیک گراؤنڈ میوزک اس قدر قوی اور پروگرام میں مکس ہو کہ موسیقی کو بلکل ختم کرنا مشکل ہو تو اس پروگرام کو دیکھنا اور سننا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ پروگرام اگرچہ دینی اور اصلاحی ہے لیکن کسی امر میں حلت اور حرمت دونوں پہلو جمع ہو جائے تو تو حرمت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس لئے پروگرام کو دیکھنا اور سننا جائز نہیں ہے مزید یہ کہ اس ایک نفع کے چھوڑنے کی صورت میں کوئی دینی ضرر بھی نہیں ہے کیونکہ اِس پروگرام میں ہونے والی گفتگو کو آپ کسی اور ذرائع ابلاغ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔[12]

صوتی اثرات Sound effects کا شرعی حکم:

موسیقی کی جگہ آج کل مختلف اسٹوڈیوز میں "صوتی اثرات" سے کام لیا جاتا ہے۔ ٹی وی کا دینی پروگرام کسی باجے وغیرہ کی جگہ اگر ان صوتی اثرات سے مزین ہو تو کیا جائز ہو گا؟ جواب سے پہلے اِس بات کو نوٹ کرنا ضروری ہے کہ نفسِ موسیقی کے شرعی حکم پر بہت سارا کام ہو چکا ہے لیکن ان ساؤنڈ ایفکٹس، جنہیں عربی میں (المئوثرات الصوتية يا الايقاعات الصوتية) کہتے ہیں، پر کام تقریباً موجود نہیں ہے۔

ساؤنڈ ایفیکٹس کی تعریف:

کمپیوٹر کے ذریعے مختلف ہلکی آوازوں سے بیک گراؤنڈ میوزک تیار کرنے کو ساؤنڈ ایفیکٹس کہتے ہیں۔ ان آوازوں کے ذریعے کسی آواز کو نرم اور بھاری بھی کیا جاتا ہے۔ آج کل اس ٹیکنالوجی میں اس قدر جدت آچکی ہے کہ ساؤنڈ ایفیکٹس سے پیدا ہونے والی آوازوں کو آلات موسیقی کی دھنوں سے الگ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بادی النظر میں ساؤنڈ ایفیکٹس موسیقی ہی نظر آتی ہے ان کو عربی میں ایقاعات کہتے ہیں۔ جو ایفکٹ کے ہم معنی ہے۔ علماء میں ایک طبقہ ہر قسم کے صوتی آلات کو ناجائز قرار دیتا ہے ان کے نزدیک چونکہ کمپیوٹر بھی ایک آلہ ہے اس لے اس سے موسیقی پیدا کرنا یا موسیقی کی طرح صوتی اثرات پیدا کرنا ناجائز ہے جبکہ اکثر علماء ان صوتی اثرات میں فرق کے قائل ہیں اُن کے مطابق اسکی کئی قسمیں ہیں۔ ذیل میں ان اثرات کی مختلف قسمیں اور ان کے شرعی احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

آلاتِ موسیقی کی طرح آواز والے ایفیکٹس:

بعض صوتی اثرات بلکل موسیقی کی طرح ہوتے ہیں ان میں اور ڈھول باجے وغیرہ سے نکلنے والی آوازوں میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

شرعی حکم:

کسی پروگرام یا نظم و نعت وغیرہ پر ان جیسے اثرات کا ڈالنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ایسی صورت میں کمپیوٹر کو ہم آلہ موسیقی قرار دیں گے۔اور اس سے پیدا ہونے والی آواز کو موسیقی قرار دیں گے۔کیونکہ آلاتِ موسیقی کا اطلاق صرف ان مخصوص آلات و آواز پر نہیں ہوتا تھا جو آپ ﷺ کے زمانے میں رائج تھے کہ ان کے غیر کو ہم آلاتِ موسیقی ہی قرار نہ دیں جبکہ دنیا جس قدر جدت اور آگے کی طرف جارہی ہے نت نئی ٹیکنالوجی سے لوگ واقف ہو رہے ہیں۔آج آلاتِ موسیقی میں بھی کافی جدت اور ترقی آچکی ہے۔جو موسیقی آج سے کچھ دھائیاں قبل کسی مستقل باجے یا ڈھول سے پیدا کی جاتی تھی آج کمپیوٹر کے ذریعے ہم سن سکتے ہیں۔اس لئے کمپیوٹر کو بھی ہم آلہِ موسیقی قرار دیں گے۔اور اس سے پیدا کئے جانے والے صوتی اثرات کو حرام اور ناجائز قرار دیں گے۔

آواز کو صاف کرنے والے ساؤنڈ ایفیکٹس:

آج کل مختلف ٹی وی یا ریڈیو پروگرامات میں آواز کو صاف کرنے کیلئے مختلف ساؤنڈ ایفکٹس کو استعمال کیا جاتا ہے۔اسکے ذریعے بیک گراؤنڈ میں موجود شور شرابہ ختم ہو جاتا ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔یہ ٹیکنالوجی تقریباً ہر چینل کے پاس موجود ہے چاہے اسلامی ہو یا غیر اسلامی۔

شرعی حکم:

ان آلات کو استعمال کرنا شرعاً جائز ہے کیونکہ ان میں کوئی شرعی قباحت اور بُرائی نہیں پائی جاتی ان کے ذریعے صرف شور شرابے سے پیدا ہونے والی بے ہنگم آوازوں کو ختم کیا جاتا ہے۔جس سے اصل پروگرام کی آوازیں صاف کی جاتی ہے۔قَاعِدَۃ أَصْل فِي الْأَشْيَاء الاباحَۃ (رد)[13]۔اس قاعدے کے تحت اسکو جائز قرار دیں گے کیونکہ جب تک اس میں کوئی شرعی خرابی پیدا نہ ہو اس وقت تک یہ جائز اور مباح ہی رہے گا۔

ایک شبہ:

ماقبل میں لکھا گیا ہے کہ کمپیوٹر سے جو آوازیں ڈھول باجے کی طرح پیدا ہو رہی ہے وہ ناجائز ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ کمپیوٹر ایک آلہِ موسیقی ہے اور آلہِ موسیقی سے پیدا ہونے والی جُملہ آوازیں ناجائز ہوتی ہے۔تو کمپیوٹر سے نکلنے والے ساؤنڈ ایفیکٹس کی مذکورا قسم جائز کیوں ہے؟

جواب:

کمپیوٹر کو آلہِ موسیقی قرار دینے کے بجائے اگر صرف آلہ قرار دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔کیونکہ کمپیوٹر کے کئی اعتبارات ہیں۔ایک اعتبار سے یہ آلہِ موسیقی ہے اور دوسرے اعتبار سے یہ خود مُدرس اور اُستاد ہے اور تیسرے اعتبار سے یہ لائبریری ہے وغیرہ وغیرہ۔یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر پر شرعی حکم لگانے کا دارومدار اس کام پر ہے جو آپ کمپیوٹر سے لے رہے ہیں۔اگر تو وہ کام جائز ہو تو کمپیوٹر

کا اس طرح استعمال بھی جائز ہے اور اگر وہ کام جائز نہیں تو کمپیوٹر کا اس کیلئے استعمال بھی جائز نہیں ہے۔ ماقبل میں اس کی ان آوازوں کو ناجائز قرار دیا گیا تھا جو بلکل موسیقی کی طرح تھی۔ اسکی وجہ یہی تھی کہ موسیقی کی آوازوں کو عام حالات میں سننا ناجائز ہے اِس لئے کمپیوٹر کے ذریعے ان کو پیدا کرنا اور سننا بھی ناجائز ہے۔ اس وقت کمپیوٹر کو ہم آلہ موسیقی قرار دیں گے۔ جبکہ آوازوں کی صفائی کیلئے جن ساؤنڈ ایفکٹس کو استعمال کیا جاتا ہے وہ جائز ہے کیونکہ عام زندگی میں شور کو ختم کرنا اور آواز کو صاف کرنا جائز ہے۔ اس لئے اس کام کیلئے کمپیوٹر کو استعمال کرنا بھی جائز ہوگا۔ اس وقت کمپیوٹر کو ہم آلہِ موسیقی قرار نہیں دیں گے بلکہ آواز صاف کرنے کا ایک آلہ سمجھیں گے۔ آواز کو نرم یا بھاری کرنے کیلئے صوتی اثرات کا استعمال آج کل عام طور پر آوازوں کو ایک خاص حد تک نرم و ملائم کرنے یا اس میں قدرے بھاری پَن ڈالنے کیلئے مختلف ساؤنڈ ایفکٹس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے ذریعے آواز اس قدر نرم وملائم بن جاتی ہے کہ کان میں فوراً گل جاتی ہے یا آواز میں اس قدر بھاری پن ڈالا جاتا ہے کہ اس میں ایک رُعب پیدا ہو جاتا ہے اور آواز جاندار ہو جاتی ہے۔ یہ براہ راست دل پر اثر انداز ہونے لگتی ہے۔

شرعی حکم:

شرعاً یہ جائز ہے کیونکہ نرم وملائم لہجے میں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس طرح بھاری اور ٹھوس لہجے کو بھی لوگ پسند نہیں کرتے ہیں اور اس بارے میں شرعاً نہی وارد نہیں ہے اور ماقبل میں مذکورہ قاعدے الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کے تحت جائز ہے۔

نوٹ: یہاں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اگرچہ جمہورِ اہلِ علم کے مطابق عورت کی آواز ستر میں شامل نہیں ہے تاہم یہ ضرورت کی حد تک محدود ہے ساتھ ساتھ اس سے فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اُمہات المؤمنین کیلئے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہوا کہ غیر محرم سے سخت لہجے میں بات کریں، اندازِ مخاطب آپ کا نرم نہ ہو۔ اس لئے پہلے تو ٹی وی پروگرام میں نِسوانی آواز کو شامل ہی نہ کیا جائے اور اگر بامر مجبوری اس کی ضرورت پڑے تو اِس میں نرمی پیدا کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس میں کشش موجود نہ ہو۔

آواز کو مترنم بنانے کیلئے ان اثرات کا استعمال:

ان ساؤنڈ ایفکٹس کو عام مترنم اشعار یا حمد و نعت پر ڈال کر ان میں مزید چاشنی پیدا کی جاتی ہے اس سے اِس نظم یا نعت میں مزید کشش اور تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا پر پیش کیے جانے والے نعت یا حمد میں ان ایفکیٹس کو عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔

شرعی حکم:

ان صوتی اثرات کا استعمال اس حد تک جائز ہے کہ یہ موسیقی سے ممتاز اور الگ رہے تاہم اس کثرت سے ان ایفکیٹس کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے جس سے نعت موسیقی دار گانے کی طرح بن جائے۔

آبشاروں اور بارش کی آوازوں پر مشتمل ساؤنڈ ایفیکٹس:

بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر ہم بے شمار قسم کی قدرتی آوازیں استعمال کر سکتے ہیں جیسے آبشاروں اور بارش کی آواز، ندی

نالوں میں بہتے پانی کی آواز، ہواؤں اور تیز آندھی سے پیدا ہونے والی آوازیں، درختوں سے پتے گرنے کی آوازیں وغیرہ۔اِن آوازوں کو ایک خاص طرز میں ترتیب دینے سے ایک پُر لطف سی موسیقی پیدا ہو جاتی ہے۔

انسانی آوازوں سے بنے ساؤنڈ ایفیکٹس:

دینی پرگرامز کو دلچسپ اور پُر کشش بنانے کیلئے ہم کمپیوٹر کا سہارا بھی لے سکتے ہیں اور مختلف ساؤنڈ ایفکٹس سے اِستفادہ بھی کر سکتے ہیں۔اس میں ہم جائز حدود میں کوئی دینی نظم، حمد و نعت بھی چلا سکتے ہیں اور ما قبل میں مذکور موسیقی کی متبادل کوئی آواز بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

نتیجہ بحث:

حضور اکرم ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی تھے۔آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی پیغمبر اور رسول نہیں آئے گا،اب دعوت الی الاسلام کی ذمہ داری اہل علم کے کندھے پر آتی ہیں۔ٹی وی چینلز کی آفادیت کو دیکھتے ہوئے اسے دنیا بھر میں اسے عوام میں شعور و آگاہی پھیلانے اور اپنے نظریات کی آبیاری کا سب سے بہترین اور مؤثر ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ نظریات کی اس بھتاب میں صرف وہی قومیں کامیاب ٹھہرتیں ہیں، جو اپنی تہذیب و ثقافت، رسوم و رواج اور افکار و نظریات کی پرچار کے لیے ہر ممکن ذریعہ استعمال کریں۔ ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی داعیانہ سرگرمیوں کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں طے شدہ ضابطہ اخلاق اور شرعی ہدیات کے مطابق ٹی وی چینلز کا استعمال کریں۔ٹی وی چینلز کے شرعی احکام میں سب سے زیادہ حساس میوزک اور عورت ذات کی عکاسی ہے۔ چینلز کے شرعی احکام کا خیال رکھنے والے ان میں آخر الذکر "عورت کا عکاسی" کا خیال رکھتے ہوئے عموماً اپنے چینلز میں عورت کی تصویروں کی عدم موجودگی، یا بوقت ضرورت شرعی پردے میں ملبوس ہونے کو یقینی بناتے ہیں،تاہم موسیقی کے احکام کی پیچیدگی کی وجہ سے ان کے ہاں ایک لگا بندا معیار نہیں ہوتا، جس پر وہ پھرک سکے کہ کون سی موسیقی جائز ہے اور کون سی ناجائز؟ گزشتہ بحث میں اس کے شرعی احکام کی تعیین کی گئی ہے۔ذیل میں بطور نتیجہ کے دعوتی سرگرمیوں کیلئے مختص اسلام چینل کیلئے ایک شرعی اصول کی روشنی میں ایک دس نکاتی لائحہ عمل ذکر کیا جاتا ہے۔

اسلامی چینلز کے لیے شرعی لائحہ عمل

1: حُلیے کا خیال رکھنا

اسلامی چینل کی اسکرین پر ظاہر ہونے والے میزبان اور مہمان دونوں کیلئے حلیے کی پاسداری کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسکرین پر جو کچھ نظر آتا ہے ناظرین فوری اس کا اثر لیتے ہیں۔اگر آپ کا حلیہ غیر اسلامی ہو تو بھلے آپ کی بات میں کتنی تاثیر کیوں نہ ہو، لوگ اسلام کے قریب نہیں آسکیں گے۔حلیہ کے اسلامی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی بھی غیر اسلامی امر موجود نہ ہونے پائے۔مثال کے طور پر لباس سنت کے مطابق ہو، اُن کے چہرے پر مسنون داڑھی ہو اور سر پر ٹوپی یا پگڑی ہو، کپڑوں میں بھی

سفید رنگ کو ترجیح دی جائے۔ اگر مہمان میزبان اور اس چینل کے دیگر افراد پر اس حلیے، لباس چال ڈھال کی پابندی ہو تو اس چینل کے ناظرین بھی اس لباس پر فخر محسوس کریں گے۔ کیونکہ ایک عمومی مزاج یہ بنا ہے کہ ٹی وی کی اسکرین پر آنے والے افراد قوم کے ہیرو ہیں۔ لوگ اُن کے رنگ میں رنگنے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور اُن کی طرح کا لباس زیب تن کرنے میں سکون محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے حلیے، لباس اور وضع قطع کی پابندی بہت ضروری ہے۔ یاد رکھے کہ یہ چیزیں آپ کے ناظرین پر لاشعوری طور پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں اور آپ کا کام اور گفتار لوگوں کو شعوری طور پر دین کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔

2:ماحول:

اسلامی چینل میں دوسرے نمبر پر ماحول کا خیال رکھنا چاہیے۔ جو ماحول اسکرین پر دکھایا جارہا ہے اس کا اسلامی ہونا ضروری ہے۔ وہ ماحول اگر غیر اسلامی ہو تو اس سے مثبت کے بجائے منفی نتائج بر آمد ہوں گے۔ ماحول کو اسلامی بنانے کے ساتھ ساتھ اس بات کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ ماحول پیش کیے جانے والے پروگرام کے بھی موافق ہو۔ مثال کے طور پر اگر پروگرام کوئی علمی پروگرام ہو تو بیک گرؤنڈ میں اسلامی کُتُب کی لائبریری نظر آرہی ہو۔ اگر پروگرام عبادت سے متعلق ہو تو پسِ منظر میں تسبیح، مصلٰی اور قرآن شریف نظر آرہا ہو۔ اگر پروگرام خواتین کے متعلق ہو تو پسِ منظر میں برقہ پھول وغیرہ لگا سکتے ہیں۔ اس طرح ہر پروگرام کے موافق ماحول ترتیب دینا ضروری ہے اس کا اثر ناظرین پر کافی گہرا رہتا ہے۔ اگر پروگرام بچوں سے متعلق ہو تو اس میں اُن رنگوں کا استعمال کیا جائے جو بچوں کے پسندیدہ ہوں۔ نیز ان میں قمقمیں اور لائٹیں نصب کرنے کا بھی خیال رکھا جائے۔ یاد رہے کہ جس اسٹوڈیو میں آپ بیٹھے ہیں اس کا ناظرین پر براہ راست اثر ہوتا ہے۔ اگر وہ پر کشش اور جاذب نظر ہو تو اس پروگرام کے دیکھنے والے زیادہ ہوں گے لیکن اگر دینی پروگرام کسی ایسی جگہ میں ریکارڈ کیا جائے جو پرُکشش اور خوبصورت نہ ہو تو ناظرین کم ہوں گے۔

نوٹ: آج کل کئی چینلز کے پاس قیمتی اسٹوڈیو موجود نہیں ہوتے وہ مختلف وڈیو ایفکٹس کے ذریعے بیک گراؤنڈ میں خوبصورت وڈیو اسٹوڈیو بنا دیتے ہیں اور سکرین پر ناظرین کو لگتا ہے کہ یہ حقیقتاً اُس اسٹوڈیو میں بیٹھا ہے۔ اس لئے اس طرح کی اسٹوڈیو سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

3:منکرات سے بچنا:

چونکہ چینل ایک دینی اور دعوتی چینل ہے اس لئے اسے ہر قسم کے الزامات اور بُہتانوں سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ خصوصاً دینِ اسلام کے حوالے سے نہایت باریک چیزوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اسلامی حلقے میں آپ ایک بار بدنام ہو جائیں گے تو کھوئی ہوئی عزت کو دوبارہ آسانی سے حاصل کرنا بہت مشکل بن جاتا ہے۔ اس لئے ابتداء سے ہر طرح کے شرعی منکرات و نواہی سے بچنا ضروری ہے۔ چینل میں کام کرنے والے جُملہ افراد کیلئے ایک خاص شرعی ضابطہِ اخلاق ترتیب دینا ضروری ہے جس کے مطابق وہ چینل کو چلا سکیں۔ جس طرح چینل کے افراد کے لئے ہر قسم کے گناہوں سے بچنا ضروری ہے اسی طرح اس چینل پر آنے

والے مہمانانِ گرامی کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ کسی گناہ میں ملوث نہ ہو اور یوں چینل کا امیج متاثر نہ ہو۔اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ اسلامی چینل کو جب ہی عوامی پزیرائی ملتی ہے اگر عوام کو اس کے اسلامی ہونے پر اعتماد اور یقین آئے۔

4:لب ولہجہ کا استعمال:

الیکٹرانک میڈیا بالخصوص ٹی وی چینل کے ذریعے دعوت دینے میں جو چیز سب سے زیادہ کارگر ثابت ہوگی وہ آپ کا لب و لہجہ ہے۔اگر آپ اِس کو درست استعمال کریں گے تو اس سے منطقی نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔اس لئے اسکرین پر آنے والے افراد کا لہجہ نرم اور شائستہ ہونا چاہئے اس میں مِٹھاس ہو تاکہ لوگوں کے قریب کرنے کا ذریعہ بن سکے نہ کہ لوگوں کو اپنے سے متنفر کرے۔کہا جاتا ہے کہ اصول ہمیشہ سخت رکھو لیکن لہجہ نرم ہو۔نرم لب ولہجے سے سخت بات بھی جگہ بنالیتی ہے۔اور سخت لہجے میں ادا ہونے والی اچھی بات کو بھی لوگ نفرت امیز نظروں سے دیکھتے ہیں۔

5:اندازِ بیان

بات بیان کرنے کا انداز دل میں اُترنے والا ہو اندازِ بیان کی چند نمایاں خوبیوں کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

عالمانہ: آپ چونکہ لوگوں کے رہبر اور پیشواء کے طور پر کام کر رہے ہوتے ہیں اس لئے آپ کا انداز عالمانہ ہونا چاہیئے۔بات مدلّل ٹھوس اور دوٹوک ہو۔

عامیانہ: اندازِ بیان میں دوسری بڑی خوبی اس کا عامیانہ ہونا ہے، کہ بیان کرنے کیلئے خالص عوامی زبان استعمال کی جائے۔ہمارے ہاں عموماً دو طرح کے اسلوب پائے جاتے ہیں۔

علمی اسلوب: یہ خالص علمیت پر مشتمل ہوتا ہے۔اس میں عموماً فلسفیانہ رنگ غالب رہتا ہے۔اس میں حد درجہ خشکی پائی جاتی ہے۔مضبوط اہلِ علم کی تحریرات اور تقریرات ملاحظہ کی جائے تو اسلوب بکثرت ملے گا۔ان کی تحریر و تقریر مشکل،اس قدر گاڑھی اور پیچیدہ ہوتی ہے کہ آسانی سے سمجھ نہیں آتی۔

عوامی اسلوب: ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو خالص عوامی لب ولہجہ میں بات کرتا اور سُنتا ہے۔یہ حضرات تحقیق اور تدقیق کی باریک بینی میں نہیں جاتے۔ان پر عوامی اسلوب اس قدر غالب رہتا ہے کہ بجائے کسی مدلل اور مستند بات کو ذکر کرنے کے یہ فرضی حکایات ،قصے کہانیاں اور سچ اور جھوٹ کے ملغوبوں سے اپنی تحریروں اور تقریروں کو بھر دیتے ہیں۔یہ لوگ عموماً تحقیق اور علمیت سے واقف نہیں ہوتے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل علم اور محققین عوامی زبان استعمال کرنا شروع کردے تاکہ ان کی مستند باتوں سے لوگ استفادہ کرسکے۔

3:دوستانہ: انداز بیان کی تیسری خوبی اس کا دوستانہ ہوتا ہے۔آپ کا انداز بیان اس قدر دوستانہ ہو کہ لوگوں کے دلوں کو بھا جائے۔انہیں گرویدہ بنائے اور وہ پہلی ملاقات ہی میں آپ کے دوست بن جائیں۔طرز تکلم اور انداز تخاطب میں جارحانہ انداز اپنانے

سے گریز کیا جائے کہ اس سے دور تو دور اپنے بھی دور ہو جاتے ہیں۔

4: مخلصانہ: آپ جس کو دعوت دے رہے ہیں ان سے مخلص ہونا بھی ضروری ہے۔ٹی وی چینل کی سکرین پر نظر آنے والے داعیوں کیلئے ناظرین سے مخلص ہونا ضروری ہے۔انکا انداز اس قدر مخلصانہ ہو کہ انکی باتوں سے انکا اخلاص ٹپک رہا ہو۔

5: دردمندانہ: انداز بیان کی پانچویں خوبی اس کا دردمندانہ ہونا ہے۔آپ کے بیان کرنے کا انداز اس قدر دردمندانہ ہو کہ لفظ لفظ فکر امت میں بے چینی پر گواہی دے۔اس کیلئے آپ کے دل و دماغ میں دعوت کی فکر موجود رہنی چاہئے۔یہ فکر آپ کے انداز بیان پر اثر انداز ہو گی۔اس سے اس میں خود بخود ایک درد پیدا ہو گا جسکے سامعین و ناظرین پر گہرے، دوررس اور مثبت اثرات ظاہر ہوں گے۔

6: بیک گراؤنڈ موسیقی

کسی پروگرام میں اثر ڈالنے کیلئے اس میں بیک گراؤنڈ موسیقی کا بڑا عمل دخل ہے۔اس کی وجہ سے سادہ بیان اور الفاظ بھی جاندار ہوتے ہیں اور سامعین اور ناظرین کی توجہ پروگرام پر مرکوز رہتی ہے اور وہ ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا چاہے ٹی وی ہو، ریڈیو ہو یا انٹرنیٹ ہو، سب میں موسیقی ضرور موجود ہوتی ہے۔اس سے پروگرام کا لُطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ایک اسلامی ٹی وی چینل کے پروگرام میں موسیقی کی حرمت کی وجہ سے اگرچہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتے تاہم اس کے متبادل کے طور پر ہم کئی اور جائز چیزیں بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔جیسے کسی نعت، نظم، انسانی با ہنگم آوازیں وغیرہ۔ان سے ہم جواز کے حدود میں رہتے ہوئے اچھی طرح استفادہ کر سکتے ہیں۔

7: ساؤنڈ ایفیکٹس کا استعمال

اپنی دعوت دینے میں جان ڈالنے کیلئے ان صوتی اثرات کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ان سے الفاظ صاف ہو جاتے ہیں، بیان میں مٹھاس آجاتی ہے اور ماحول دلچسپ بن جاتا ہے۔ان ساؤنڈ ایفیکٹس کے ذریعے ہم سکرین پر نمودار ہونے والے مہمان میزبان اور اینکر پرسن وغیرہ کی گفتگو کو باوزن اور دلچسپ بنا سکتے ہیں۔ان صوتی اثرات کو بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

8: ویڈیو ایفیکٹس کا استعمال

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دعوت دینے میں اس کا کردار کلیدی رہتا ہے۔دینی چینل عام طور پر ایک خشک چینل ہوتا ہے جس میں دلچسپی کا سامان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔اس لئے ناظرین اس سے جلد اُکتا جاتے ہیں۔اور وہ فوراً آپ کا چینل تبدیل کر کے کسی ایسے چینل پر چلے جاتے ہیں، جہاں ایک رنگین دنیا آباد ہو اور جہاں دلچسپی نہیں بلکہ دلچسپیوں کا ساماں ہو۔اس لئے لوگوں کی دلچسپی برقرار رکھنے کی طرف اسلامی ٹی وی چینل مالکان کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اس میں سب سے زیادہ کام ہم ویڈیو ایفیکٹس سے لے سکتے ہیں ان بصری اثرات کی مدد سے ہم ایک سادے سے پروگرام کو نہایت رنگین، جاذب نظر اور پُر کشش بنا سکتے ہیں۔ویڈیو ایڈیٹنگ کو نہ صرف ہم پروگرامز کی وڈیوز میں استعمال کر سکتے ہیں بلکہ اس کے ذریعے ہم پروگرام کے بیک گراؤنڈ کو اپنی مرضی کے مطابق بنا

سکتے ہیں اور اس میں پسند کی ویڈیوز بھی فٹ کر سکتے ہیں۔۔اس کے ذریعے اپنی مرضی کا اسٹوڈیو بنا سکتے ہیں۔جیسا کہ عموماً معاشی طور پر کمزور چینل والے حضرات کرتے ہیں۔ویب چینلز میں عموماً یہ طرز چلتا ہے۔

9:علم و عمل کے پیکر کا انتخاب

اسلامی چینل کی اسکرین پر نظر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ علم و عمل کے پیکر ہو۔اُن کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔وہ معاشرے میں مقتدیٰ، رہبر و پیشوا کے طور پر مشہور ہو۔اس کے ساتھ ساتھ وہ علم کی دولت سے بھی مالا مال ہو۔جس موضوع پر پروگرام کیلئے انہیں منتخب کیا جارہا ہو وہ اس موضوع میں مرجع کی حیثیت رکھتے ہوں۔ایسے لوگ جب سکرین پر نمودار ہوں گے تو ان کی باتوں میں لوگ وزن محسوس کریں گے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

10:صفائی سُتھرائی کا خیال رکھنا

جس اسٹوڈیو اور جس جگہ کوئی پروگرام ریکارڈ کرایا جارہا ہو اس جگہ کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔صفائی نصف ایمان ہے۔اس لئے اس کی پاسداری کرنا ہمارا فرض ہے۔ناظرین پر بھی اس کا اچھا اثر پڑتا ہے اسی طرح جو حضرات سکرین پر نظر آرہے ہو ان کے لباس اور بدن کی صفائی ستھرائی کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ان دس اُمور کا خیال رکھتے ہوئے اسکرین کے ذریعے جو دعوت دی جائے اس میں جان ہوگی۔بات موثر ہوگی اور زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں گے۔

احتیاط: ان دس اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے چند اہم بُرائیوں سے بچنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہماری دعوت میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور ہم اپنی دعوت میں اثر پیدا کر سکے۔یہ کل پانچ چیزیں ہیں جو ذیل میں ترتیب وار درج ہیں۔

1:بے علمی

اپنے چینل سے ان لوگوں کو دور رکھنا جو اپنے ہنر میں مہارت نہ رکھتے ہو، چاہے ان کا تعلق تکنیکی کاموں سے ہو، یا دعوتی امور سے وابستہ ہو، خصوصاً دعوتی مقاصد کیلئے منتخب کیے جانے والے افراد علمی لحاظ سے مضبوط ہو۔ان کے انتخاب کا معیار(Criteria) اعلیٰ ہو۔ان کا علمی مرتبہ اس قدر بلند ہو کہ اپنے فن میں مرجع کی حیثیت رکھتا ہو۔

2:بے عملی

اسلامی چینل میں کام کرنے والے جملہ افراد علم سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کے بھی پیکر ہوں۔ہر قسم کے گناہوں اور منکرات سے پاک ہو۔کیونکہ داعی کی بات میں اثر تب ہوتا ہے جب خود اس پر عمل پیرا ہو وہ گفتار کے غازی ہونے کے ساتھ ساتھ کردار کا بھی غازی ہو۔

3:بے جا تنقید

دعوت کے میدان میں یہ زہرِ قاتل اور داءعضال(لاعلاج۔بیماری)ہے۔جو لوگ دوسروں پر بے جا تنقید کرتے ہیں۔لوگ

ان سے متنفّر ہو جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کی باتوں پر لوگ کان نہیں دھرتے۔الٹا اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس دیتے ہیں۔ایک داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ تنقید کا لفظ اپنے دل و دماغ سے نکال باہر کرے۔وہ لوگوں کو قریب لانے کیلئے صرف اچھی باتیں پھیلایا کرے۔اگر وہ کسی میں برائی بھی دیکھے تو اس کے ازالے کیلئے وہ تنقیدی زبان استعمال کرنے سے گریز کرے۔کیونکہ جو لوگ نفرتوں کو عام کرتے ہیں انہیں معاشرے میں بُری نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ « بَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا[14] ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی صحابی کو کہیں روانہ فرماتے تو اسے نصیحت کرتے کہ خوشخبریاں پھیلایا کریں نفرت پھیلانے سے گریز کیا کریں۔اور لوگوں کیلئے سہولت پیدا کریں ان کو بے جا تنگی میں مبتلا نہ کریں

4:لالچ

ایک داعی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا مزاج مستغنی بنادے اور لالچ کے چکر میں نہ پڑے۔لالچی مزاج انسان کی تمام تر عزت پر پانی پھیر دیتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ لالچ بُری بلا ہے۔ایک اسلامی چینل میں لالچ کئی طریقے سے داخل ہو سکتی ہے۔اس میں کسی شخص سے مالی مفادات حاصل کرنے کیلئے اس کی مرضی کے مطابق دین کی تعبیر بیان کرنا لالچ کے زمرے میں آتا ہے۔اسی طرح حکومتِ وقت کی تائید و تصویب حاصل کرنے کیلئے اس کے ہر جائز و ناجائز حکم پر لبیک کہنا لالچ ہے۔اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔نیز اشتہارات حاصل کرنے میں کمپنی کے پس منظر کو ملاحظہ کرنا ضروری ہے کہ اس کا کاروبار شریعت کے دائرے کے اندر ہے یا نہیں؟ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ اشہارات کے حصول کیلئے چینل مالکان اپنے افکار اور نظریات تک پر سمجھوتا کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔یہ سب کچھ لالچ کی وجہ سے ہوتا ہے۔اس لئے لالچ سے پورے چینل اور اس میں کام کرنے والے عملے کو دور رکھنے کی ضرورت ہے۔اس کے ملازمین کی ابتداء سے یہ ذہین سازی کی جائے کہ ہمارا مقصد پیسے کمانا نہیں بلکہ دین کی خدمت کرنا ہے۔اگر ایک بار عملے کا مزاج یہ بن گیا تو چینل کبھی بھی لالچ کا شکار نہیں ہو سکتا۔

5:توکل علی الناس :

ایک داعی کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس بیماری سے اپنے آپ کو بچائے۔وہ لوگوں پر اعتماد کر کے کام چلانے سے گریز کرے۔ورنہ ذلّت و خواری اس کا مقدّر بنے گی۔کوئی اسلامی چینل اس بیماری میں مبتلاء ہونے کے بعد اسلام کی دعوت آزادنہ طریقے سے نہیں دے سکتا۔تب وہ کام کرنے میں ان لوگوں کا محتاج اور غلام بنے گا جس کے احسانات کے تلے وہ زندگی گزار رہا ہے۔لوگوں پر توکل کرنے کے بجائے لوگوں کے خالق پر توکل کرنے کی ضرورت ہے۔تب ہمارے سارے کام خود بخود سنور جائیں گے۔کام کو ترقی ملے گی۔دعوت میں اثر ہوگا اور اس کا نفع عام ہوگا۔

حوالہ جات

[1]الموسوعة الفقهيةالكويتية، المعازف، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية ، الكويت،168/38

[2]ایضاً

[3]ایضاً

[4]ابوزيد عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون ولى الدين التونسى الحضرمى الاشبيلى المالكى،تاريخ ابن جلدون،مقدمه ابن جلدون،الباب الخامس من الكتاب الاول فى المعاش ووجوبه من الكسب و الصنائع ،الفصل الثانى والثلاثون فى صناعة الغناء، دارالفكربيروت ، 1988ء،ج1،ص534

[5]کشفی،ابوالخیر،اردو ترجمہ مقدمہ ابن خلدون،موسیقی کے آلات، دارالاشاعت،کراچی،س ن،ج1،ص402

[6]لقمان 6:31

[7]بنی اسرائیل 64:17

[8] النجم 53: 59-61

[9]ترمذی ابوعيسى محمد بن عيسى،جامع ترمذى ،كتاب الفتن ،باب قبيل باب ماجاءنى قول النبى صلى الله عليه وسلم بعثت انا الساعة كهاتين،ج2،ص44

[10] البخارى،ابوعبدالله محمد بن اسماعيل، صحيح بخارى،كتاب الاشربة ،باب ماجاء فيمن ليتحل الخمر و يسميه بغير اسمه، ج2،ص837

[11]ابو فيصل البدرانى، حكم الغناء و المعازف والآلات الملاهى والموثرات الصوتية،ص1

[12]ایضاً،ص3

[13] البركتى،محمد عميم الاحسان المجددي ، قواعد الفقة، الصدف ببلشرز ، كراتشى، 1407ھ،ص 59

[14]سجستانى،سليمان بن الاشعث،سنن ابي داؤد،دارالكتاب العربي،بيروت،باب فى كراهية المراء،رقم الحديث4837،ج4، ص408